PakSights
The Pure Sight
www.paksights.com

کورس کوڈ : 202
مشق نمبر: 01
سمسٹر: خزاں 2018ء
کورس: مطالعہ پاکستان
سطح: میٹرک

---

سوال نمبر1: خالی جگہیں پُر کریں۔

جواب: 1۔ تیتو میر نے **بنگال** کے علاقے میں مسلمانوں کی اصلاح کیلئے کوشش کی۔
2۔ اسلام کی آمد سے قبل **سومنات** شہر بت پرستی کا سب سے بڑا مرکز تھا۔
3۔ حضرت نصیرالدین چراغ کے جانشین **حضرت بندہ نواز گیسو درازؒ** تھے۔
4۔ جنگ آزادی کے دوران انگریز فوج میں مقامی سپاہیوں کی تعداد **اڑھائی لاکھ** تھی۔
5۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے مغل بادشاہ **اکبر** کے دور میں برصغیر میں تجارتی کوٹھیاں قائم کیں۔
6۔ سن **1908**ء میں مسلم لیگ کا آئین تیار ہوا تھا۔
7۔ قطب الدین ایبک نے **دھلی** شہر کو اپنا دارالحکومت بنایا۔
8۔ میثاق **لکھنؤ** کی رو سے ہندوؤں نے مسلمانوں کے جداگانہ انتخاب کے اصول کو تسلیم کرلیا۔
9۔ ہجرت تحریک کے دوران **اٹھارہ** ہزار مسلمانوں نے افغانستان کی طرف ہجرت کی۔
10۔ اسلام کی آمد سے قبل کھشتری ذات کے لوگوں کا پیشہ **ذراعت** تھا۔

---

سوال نمبر2: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔

جواب: 1۔ **1857ء کی جنگ آزادی کے معاشرتی و معاشی اسباب:**

**جنگ آزادی کے معاشی اسباب:**

۱) ایسٹ انڈیا کمپنی نے دولت کمانے کی خاطر تجارت کے نام پر لوٹ مار شروع کردی تھی۔
۲) انگریز حکومت نے عوام پر بہت زیادہ ٹیکس لگا دیئے تھے۔
۳) مقامی صنعتوں کی تباہی اور تجارت کا بری طرح متاثر ہونا۔
۴) زرعی سرگرمیاں ماند پڑ گئی تھیں۔
۵) انگریزوں نے مقامی خام مال اور زرعی اجناس سستے داموں خرید کر انگلستان کی صنعتوں میں استعمال کرنا شروع کردیا تھا۔
۶) انگریزی مصنوعات کو مہنگے داموں برصغیر میں لاکر فروخت کرنا۔
۷) عوام میں غربت کا بڑھ جانا۔
۸) معاشی بد حالی اور طبقاتی فرق میں نمایاں طور پر اضافہ ہوجانے کی وجہ سے برصغیر کے عوام نے انگریزوں کے خلاف نفرت کے جذبات بھڑک اٹھے تھے۔

**جنگ آزادی کے معاشرتی اسباب:**

۱) انگریزوں کا معاشرتی لحاظ سے خود کو برصغیر کے باشندوں سے بہتر اور افضل سمجھنا۔
۲) انگریزوں کا برصغیر کی معاشرتی زندگی سے الگ تھلگ رہنا۔
۳) ان کے رہائشی علاقوں اور تفریح گاہوں میں عام شہریوں کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔
۴) انگریزی زبان کا رائج کرنا اور عربی و فارسی زبانوں کے خاتمے کی مہم چلانا۔
۵) مقامی مدرسوں کی جگہ انگریزی اور مشرقی اور سکولوں اور مغربی طرز تعلیم کو عام کرنا۔ مشرقی تعلیم کے بجائے مغربی طرز تعلیم کو عام کرنا۔
۶) بعض مسلمان علماء کا انگریزی زبان اور تہذیب کے خلاف فتویٰ دینا۔
۷) مغربی معاشرت اور انگریزی طرز زندگی کو فروغ دینا اور مقامی تہذیب و تمدن سے انگریزوں کا نفرت کرنا اور اسے مقامی

PAKSIGHTS.COM

باشندوں کی طرح حقیر قرار دینا۔

2۔ **حضرت مجدد الف ثانی کی خدمات:** حضرت مجدد الف ثانی کا نام حضرت شیخ احمد سرہندی تھا۔ مجدد الف ثانی ان کا لقب تھا جس کے معنی ہیں دوسرے ہزار سال کے لئے دین کی تجدید کرنے والے۔ یہ وہ مرد حق ہیں جنہوں نے مذہب کے بارے میں اکبر اعظم کے غلط خیالات کے خلاف جہاد کیا اور داخلی طور پر اس کے برے اثرات کا خاتمہ کر کے حقیقی اسلامی تعلیم کو دوبارہ رائج کرنے کی کوشش کی۔

حضرت شیخ احمد سرہندی ۲۶ جون ۱۵۶۴ء کو مقام پر پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ اس کے بعد مختلف اساتذہ سے حدیث، تفسیر اور دوسرے علوم کی تعلیم حاصل کی۔ طریقت حاصل کی۔ طریقت میں آپ پہلے چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں سے منسلک ہوئے۔ بعد میں حضرت خواجہ باقی اللہ کی ارادت میں نقشبندیہ سلسلے میں شامل ہوئے۔ آپ نے اپنی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دی اور اسلامی تعلیم کو ہندوؤں کے مشرکانہ عقیدوں اور فلسفہ وحدت الوجود کے اثرات سے پاک کرنے کی جدوجہد شروع کر دی۔ اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے زبانی تقاریر، مباحثوں اور مکتوبات کے ذریعے سے اپنا پیغام مخصوص لوگوں تک پہنچایا۔

حضرت مجدد الف ثانی نے اسلام اور ہندومت کے نمایاں فرق کو واضح کیا اور بتایا کہ اسلام اور ہندومت میں کوئی قدر مشترک نہیں پائی جاتی۔ انہوں نے اسلام کی خالص اور پاکیزہ تعلیم کو اجاگر کر کے مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ علامہ اقبال نے حضرت مجدد الف ثانی کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں برصغیر کے مسلمانوں کے روحانی محافظ کا خطاب دیا ہے۔

3۔ **برصغیر میں اسلام کی آمد کے اثرات:** برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی آمد مالا بار اور سراندیپ سے شروع ہوئی، پھر بلوچستان، سندھ، ملتان اور پنجاب کے باقی علاقوں پر ان کا قبضہ ہوا۔ رفتہ رفتہ اسلامی سلطنت کم و بیش پورے برصغیر میں قائم ہوگئی۔ اسلامی سلطنت کے قیام کے ساتھ ہی علم و فضل اور عدل و مساوات کا دور دورہ ہوگیا۔ اسلامی علوم و فنون کو بڑی ترقی ملی۔ مسلمان بادشاہوں نے بڑے بڑے شہروں میں عالیشان مساجد اور بڑی بڑی تاریخی عمارات تعمیر کروائیں اور شاندار باغات لگوائے۔ انہوں نے برصغیر میں فن تعمیر کا ایک نیا اور جداگانہ انداز رائج کیا اور اس فن کی سرپرستی کر کے اسے پورے برصغیر میں پھیلا دیا۔ اسکے علاوہ مسلمانوں نے دیگر فنون لطیفہ کے فروغ پر بھی خصوصی توجہ دی اور ان کی ترقی اور ترویج کا انتظام کیا۔

وسط ایشیاء سے آنے والے بے شمار علماء اور صوفیاء نے برصغیر میں اشاعت اسلام میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے اس خطے میں ایک تاریخ ساز معاشرتی اور تہذیبی انقلاب کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے برصغیر کے لاکھوں انسانوں کی اصلاح کر کے اس خطے میں ایک نئے معاشرے کو جنم دیا اور اسلام کی ترقی اور استحکام کا سامان پیدا کیا۔ ان صوفیاء اور علماء نے عوام سے قریبی تعلق قائم کر کے ان کی ہدایت اور تربیت کا فریضہ سرانجام دیا۔ ان کی خانقاہیں اور درسگاہیں مسلم معاشرے کے اہم علمی، تربیتی اور تہذیبی مراکز کا درجہ رکھتی تھیں۔ یہ انہی بزرگوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہاں کی سرزمین کی آبادی کا بڑا حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے یہاں کی معاشرتی اور معاشی زندگی پر بہت گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔

برصغیر میں مسلمانوں نے سیاسی نظام پر بھی گہرے اثرات ڈالے ہیں۔ مسلمان حکمرانوں نے اسلامی اصولوں کی بنیاد پر عادلانہ اور منصفانہ نظام حکومت قائم کر کے پرانے طبقاتی نظام کا خاتمہ کیا اور ذات پات کی تفریق کا سلسلہ ختم کر کے انسانی مساوات اور احترام آدمیت کو فروغ دیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے انتظامی اصلاحات کر کے ایک نیا نظام قائم کیا۔

برصغیر میں اسلامی حکومت کے قیام سے جو اثرات و نتائج برآمد ہوئے، ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۔ برصغیر کا بیرونی دنیا سے تعلق قائم ہوا اور باہمی تجارت کا سلسلہ شروع ہوا۔

۲۔ تمام علاقوں میں یکساں قسم کا نظم و نسق قائم ہوا جس سے پورے برصغیر میں انتظامی ہم آہنگی پیدا ہوگئی۔

۳۔ فن تعمیر کا ایک نیا انداز قائم ہوا۔

۴۔ فنون لطیفہ کی ترقی اور فروغ پر خصوصی توجہ دی گئی۔

۵۔ صنعتوں کو فروغ دینے کیلئے اس شعبے پر خصوصی توجہ دی گئی۔

۶۔ امن و امان کے قیام سے معاشی اور معاشرتی بہتری اور ارتقاء کیلئے سازگار ماحول پیدا ہوگیا۔

۷۔ زرعی شعبے میں ترقی ہوئی۔

۸۔ مواصلات اور ذرائع آمدورفت میں بہتری ہوئی۔

۹۔ عربی، فارسی اور مختلف مقامی زبانوں کے اشتراک سے ایک نئی زبان ''اُردو'' نے جنم لیا اور فروغ پایا۔

۱۰۔ ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوا اور مقامی تہذیبوں کے ملاپ سے ایک نئے تہذیبی ڈھانچے نے جنم لیا۔

۱۱۔ علمی اور ادبی فضا قائم ہوئی۔ مسلمان بادشاہوں نے ان شعبوں پر خصوصی توجہ دی اور ان کی سرپرستی بھی کی۔

۱۲۔ تصوف کے رواج اور ترقی نے معاشرتی تفاعل کا انداز ہی بدل دیا اور یہاں ایک عام رواداری اور باہمی میل جول کا رجحان پیدا ہوا۔

4۔ **ہجرت تحریک اور اس کے اثرات:** خلافت تحریک کے دوران ہی برصغیر کے چند مسلم علماء نے یہ فتویٰ جاری کیا کہ ہندوستان ''دارالحرب'' ہے لہٰذا مسلمانوں کو کسی مسلم ملک کی طرف ہجرت کرنی چاہئے۔ اس کے نتیجے میں تقریباً اٹھارہ ہزار افراد ملازمتیں چھوڑ کر، جائیدادیں بیچ کر پڑوسی ملک افغانستان کی طرف چل پڑے۔ افغانستان کی حکومت نے شروع میں مہاجرین کی کچھ تعداد کا خیر مقدم کیا لیکن بعد میں اپنے ملک میں مہاجرین کے داخلے پر پابندی عائد کر دی۔ افغانستان کے اس فیصلے پر مجبوراً گئی لوگوں کو واپس آنا

پڑا۔ راستے کی تکالیف، موسمی شدت اور روپے پیسے کی کمی کی وجہ سے بہت سے لوگ راستے میں بیماریوں میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ جو لوگ واپس پہنچے، وہ ایک عرصے تک بے شمار مالی اور سماجی مشکلات سے دوچار رہے۔ یوں یہ تحریک جو خلافت تحریک کا حصہ تھی، ناکامی کا شکار ہو گئی۔

تحریک خلافت بظاہر تو ناکام رہی لیکن اس کی وجہ سے نہ صرف مسلمانوں میں سیاسی بیداری پیدا ہوئی بلکہ برطانوی حکومت کو مسلمانوں کی یک جہتی کا احساس بھی ہوا۔ اس تحریک سے مسلمانوں نے یہ سبق حاصل کیا کہ اب انہیں کبھی بھی انگریزوں اور ہندوؤں پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔ ہندوؤں نے محض اپنے سیاسی مفادات حاصل کرنے کیلئے تحریک خلافت کا ساتھ دیا لیکن 1922ء میں جیسے ہی یہ تحریک اپنے انجام کو پہنچی تو ہندو مسلم اختلافات نے پھر شدت اختیار کر لی۔

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

**سوال نمبر 3: ذیل میں دیئے گئے سوالات کیلئے مناسب جواب کا انتخاب کریں۔**

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | قائداعظم نے اپنے چودہ نکات میں کس طرح انتخاب کا طریقہ رائج کرنے کا مطالبہ کیا؟ | جداگانہ |
| 2۔ | شاہ ولی اللہ کی دعوت پر کس نے مرہٹوں کے خلاف پانی پت کے میدان میں جنگ لڑی؟ | احمد شاہ ابدالی |
| 3۔ | اسلام کی آمد سے قبل ہندوؤں کی علمی زبان کیا تھی؟ | سنسکرت |
| 4۔ | شاہ ولی اللہ نے قرآن پاک کا ترجمہ کس زبان میں کیا؟ | فارسی |
| 5۔ | قائداعظم نے مسلم لیگ میں کب شمولیت اختیار کی؟ | 1913ء |
| 6۔ | علامہ اقبالؒ نے کن کو برصغیر کے مسلمانوں کیلئے روحانی محافظ کا خطاب دیا؟ | مجدد الف ثانی |
| 7۔ | مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی نے کس تحریک کی قیادت کی؟ | خلافت تحریک |
| 8۔ | ستی کی رسم کس معاشرے میں مروج تھی؟ | ہندو |
| 9۔ | پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے کس کا ساتھ دیا تھا؟ | جرمنی |
| 10۔ | 1908ء میں مسلم لیگ کی شاخ کس شہر میں قائم کی گئی تھی؟ | لندن |

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

**سوال نمبر 4: ذیل میں دیئے گئے واقعات کے سامنے وہ سن (سال) تحریر کریں جن میں یہ واقعات پیش آئے۔**

**جواب:**

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | تقسیم بنگال۔ | (1905ء) |
| 2۔ | نادر شاہ کا ہندوستان پر حملہ۔ | (1739ء) |
| 3۔ | میثاق لکھنؤ۔ | (1916ء) |
| 4۔ | تیسری گول میز کانفرنس۔ | (1932ء) |
| 5۔ | قائداعظم کے چودہ نکات۔ | (1929ء) |
| 6۔ | حکومت ہند کی طرف سے قانونی طور پر مسلمانوں کے جداگانہ انتخاب کو تسلیم کرنا۔ | (1919ء) |
| 7۔ | منٹو مارلے اصلاحات۔ | (1909ء) |
| 8۔ | علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کا اجراء۔ | (1883ء) |
| 9۔ | جنگ آزادی کی ابتداء۔ | (1857ء) |
| 10۔ | شاہ عبدالعزیز کا برصغیر کو دارالحرب قرار دینا۔ | (1806ء) |

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

**سوال نمبر 5: برصغیر میں اسلام کی اشاعت کے سلسلے میں صوفیاء اور مشائخ نے کس طرح کی خدمات سرانجام دیں؟ تفصیل سے لکھیں۔**

**جواب:** **برصغیر میں اسلام کی اشاعت میں صوفیاء اور مشائخ کی خدمات:** مسلمان تاجروں اور سلاطین کے علاوہ اشاعت اسلام میں صوفیاء اور مشائخ نے بھی ناقابل فراموش اور گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی پاکیزہ زندگی بلند کردار اور حسن اخلاق سے متاثر ہو کر برصغیر کے باشندوں کی بہت بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔ اس کے علاوہ ان بزرگوں کی انتھک کوششوں اور طویل جدوجہد سے اسلامی معاشرے کے قیام، استحکام اور ارتقاء میں بھی مدد ملی۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کا اخلاقی معیار بھی بلند ہوا۔

برصغیر میں 1005ء میں **"حضرت شیخ اسماعیل بخاریؒ"** تشریف لائے۔ اور شمالی ہند کے علاقوں میں اسلام کی اشاعت کی ابتداء کی۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ سلطان محمود غزنوی کے فرزند مسعود غزنوی کے دور میں غزنی سے لاہور تشریف لائے۔ ان کی تبلیغ سے برصغیر کے ہزاروں غیر مسلم مسلمان ہو گئے۔ حضرت لال شہباز قلندرؒ نے ملتان اور سندھ کے علاقوں میں اشاعت اسلام کیلئے خدمات سرانجام دیں۔ غزنوی حکمرانوں کے آخری دور میں حضرت سلطان سخی سرورؒ نے پنجاب میں اشاعت اسلام میں بڑی سرگرمی دکھائی جس کے نتیجے میں مشرقی پنجاب میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد مسلمان ہوئی۔ **حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی** نے سہروردیہ سلسلے کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے اپنی تمام زندگی اشاعت اسلام اور صوفیانہ نظم و ضبط کی تعلیم کیلئے وقف کر دی۔ ان کا روحانی تسلط ملتان، سندھ اور بلوچستان تک پھیلا ہوا تھا۔ حضرت بہاؤالدین ذکریا کی وفات کے بعد صاحب زادے صلاح الدین بخاری ان کے جانشین ہوئے۔ جبکہ ان کے ایک مرید سید جلال الدین بخاری نے اُچ کے مقام پر اشاعت اسلام کا ایک بڑا مضبوط مرکز قائم کیا اور اس علاقے میں سہروردی سلسلے کی بنیاد رکھی۔ برصغیر پاک و ہند میں صوفیاء کرام کے ذریعے سے اشاعت اسلام کا سلسلہ اورنگزیب عالمگیر کے زمانے تک چلتا رہا۔

PAKSIGHTS.COM

سلطان التمش اور سلطان ناصرالدین کے زمانے میں خواجہ بختیار کاکیؒ اور بابا فرید گنج شکرؒ جیسے بزرگوں نے اسلام کی خدمات سرانجام دیں۔ ان کے علاوہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ نے بھی اشاعت اسلام میں اہم کردار ادا کیا۔ جبکہ آپ کے جانشین حضرت نصیرالدین چراغ اور ان کے جانشین حضرت بندہ نواز گیسو درازؒ کی تبلیغ سے ہزاروں لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ صوفیاء کرام کی تبلیغی کوششوں اور اسلامی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اس دور کے بیشتر مسلمان حکمرانوں نے ان کی سرپرستی کی۔ یہ حکمران نہ صرف ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے بلکہ وہ ایسے عملی اقدامات بھی کرتے تھے کہ جن سے اسلامی قدروں کو تقویت پہنچی اور اسلامی معاشرے کے قیام میں مدد ملی۔

سلطان التمش اور اس کے جانشینوں کے عہد نے منگولوں کے ظلم وستم سے بچنے کیلئے وسط ایشیاء سے متعدد علماء اور صوفیاء برصغیر چلے آئے اور انہوں نے یہاں مسلم معاشرے کی تشکیل میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ مثلاً سید جلال الدین بخاری اور سید مخدوم جہاں اور جہاں گشت۔ اس عہد میں برصغیر میں چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں کو فروغ ملا۔ چشتی بزرگوں نے دہلی، راجھستان اور جنوبی ہند میں، جبکہ سہروردیہ بزرگوں نے ملتان، اچ شریف، سندھ اور گجرات کاٹھیاواڑ میں تبلیغ اسلام کی اور لاکھوں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●

**سوال نمبر 6: اُن اسباب کا جائزہ پیش کریں جن کی وجہ سے 1857ء کی جنگ آزادی ناکام ہوئی۔ نیز یہ بتائیں کہ اس جنگ کی ناکامی کے بعد مسلمانوں کو کن نتائج کا سامنا کرنا پڑا؟**

**جواب:** **<u>1857ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے اسباب:</u>** جنگ آزادی کی ناکامی کے اسباب کا تفصیلی جائزہ تو یہاں ممکن نہیں تھا تاہم جن اسباب کی وجہ سے یہ جنگ ناکام ہوئی ان کی ایک مختصر سی فہرست درج ذیل ہے۔

۱) جنگ آزادی کا آغاز چونکہ اچانک اور کسی منصوبہ بندی کے بغیر ہوا تھا۔ لہٰذا اس کیلئے مشترکہ لائحہ عمل نہ اپنایا جا سکا۔ اسی طرح مختلف مقامات پر جنگ لڑنے والوں میں باہمی روابط قائم نہیں کیا جاسکا۔ جس کی وجہ سے جنگ زیادہ دیر جاری نہ رہ سکی۔

۲) جن علاقوں کو انگریزوں سے خالی کروا لیا گیا تھا ان میں کوئی متبادل قیادت اور کامیاب نظام حکومت قائم نہ کیا جا سکا۔ جنگ آزادی لڑنے والوں کو سارے ہندوستانی عوام کی حمایت حاصل نہ ہو سکی۔ بلکہ بہت سے لوگوں نے خفیہ طور پر کھلم کھلا انگریزوں کی حمایت جاری رکھی اور عملاً انکی مدد بھی کرتے رہے

۳) سکھ اور گورکھا (پہاڑی علاقوں کے ہندو سپاہی) انگریز افسروں کے وفادار رہے۔ اور یونہی ان کی مدد سے انگریزوں نے دوبارہ دہلی، لکھنؤ اور دوسرے آزاد کروائے گئے علاقوں پر اپنا قبضہ بحال کرلیا۔

۴) جدوجہد آزادی کا دائرہ برصغیر کے صرف چند علاقوں (شمالی ہند) تک ہی محدود رہا۔ جنوبی ہند اس سے لاتعلق رہا۔ گجرات اور سندھ کے عوام بھی اس جنگ میں شامل نہیں ہوئے جبکہ پنجاب، بنگال اور بہار میں معمولی شورشیں ہوئیں جن پر قابو پا لیا گیا۔ لہٰذا اس جدوجہد آزادی کو کل ہند جنگ آزادی جنگ سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔

۵) بیرونی ملک سے کسی مسلمان حکمران نے بہادر شاہ ظفر یا مجاہدین آزادی کی مدد نہ کی اور نہ اس سلسلے میں انگریزوں پر دباؤ ڈالا گیا۔

۶) 1857ء کی جنگ آزادی برصغیر کے زوال پذیر معاشرے کو بچانے کی آخری کوشش تھی۔ انگریز برصغیر کے سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ بعض علاقوں کے حکمران ان کے باجگزار گزار تھے۔ اور بہت سے ان سے پنشن لیتے تھے۔ جن میں دہلی کا مغل تاجدار بھی شامل تھا۔ برصغیر کا معاشرہ اتنا زیادہ بگڑ چکا تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو آزادی کی قدر نہ رہی تھی۔ پھر یہاں غداروں کی کمی نہ تھی جن سے انگریزوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ان کی مدد سے دوبارہ اپنا اقتدار بحال کرلیا۔ انگریزوں کی فوجی طاقت مسلمانوں اور ہندوؤں کے مقابلے میں کہیں زیادہ تھی۔ وہ اپنے تنظیمی ڈھانچے اور تربیت کی وجہ سے بھی مقامی لوگوں پر برتری رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ ان کے پاس ہتھیار اور جنگی آلات بھی موجود تھے۔ جن کی وجہ سے وہ اپنے مدمقابل ہندوستانیوں کو بھرپور شکست دینے میں آسانی سے کامیاب ہوگئے۔

1857ء کی جنگ آزادی تک تو برصغیر پاک و ہند پر انگریزوں کا بھرپور قبضہ ہو چکا تھا جس کو مسلمانوں نے برداشت نہ کیا کیوں کہ انگریزوں اور ہندوؤں نے ملکر مسلمانوں کے حقوق کا استحصال کرنا شروع کردیا تھا۔ جس کی وجہ سے مسلمان سماجی، مذہبی معاشی اور سیاسی طور پر ہندوؤں سے پیچھے ہوتے جا رہے تھے۔ کیونکہ اپنی تمام بنیادوں پر وہ انگریزوں کے منظور نظر تھے۔ جو مسلمانوں کیلئے اذیت ناک تھا۔ ان تمام حالات کے پیش نظر مسلمان حکمران بھی اندرونی و بیرونی سازشوں کا شکار ہو رہے تھے۔ لہٰذا انہوں نے اس جنگ میں اپنے حقوق کیلئے دباؤ ڈالا۔ لیکن اپنوں کی غداری کی وجہ سے مسلمانوں کو اس جنگ آزادی میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اور انگریزوں نے بھرپور طریقے سے مسلمانوں کو اس جنگ میں شکست سے دوچار کیا۔

**<u>جنگ آزادی کی ناکامی کے نتیجے میں برصغیر کے مسلمانوں کو پیش آنے والے مسائل:</u>**

<u>1857</u>ء کی جنگِ آزادی میں مسلمانوں نے بہت سی قربانیاں دیں۔ مگر اسکے باوجود انہیں کامیابی نہ ہوسکی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت ہوگئی۔ جنگِ آزادی کی ناکامی کے بعد انگریزوں نے برصغیر کے مقامی باشندوں اور خاص طور پر مسلمانوں سے زبردست انتقام لیا۔ وہ تمام مجاہدین جو آزادی کی جنگ میں شریک تھے۔ ان سے گن گن کر بدلے لئے گئے۔ ہر شعبے میں انکے ساتھ بہت برا سلوک کیا گیا۔ اس جنگ کے خاتمہ پر مسلمانوں کو جن مسائل کا سامنا کرنا پڑا ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

جنگ آزادی ناکام ہوگئی۔ اسکے شعلے سے جو چنگاریاں بھڑکیں وہ برصغیر کے باشندوں کو سلگاتی رہیں۔ جنگ میں غداری کا سارا الزام مسلمانوں پر عائد کیا گیا۔ اور ان پر خوب ظلم وستم توڑے گئے۔ جس سے انکے دلوں میں آزادی کے حصول کی لگن پیدا ہوگئی۔ جسکو کوئی بھی ختم نہ کرسکا۔ غلامی کی زندگی سے وہ تنگ آچکے تھے۔ یہی احساس آگے چل

PAKSIGHTS.COM

کر با قاعدہ تحریکِ آزادی کی شکل اختیار کر گیا۔

حریت پسندوں کے ان گروہوں میں مقامی لوگوں میں سے ہندو اور مسلم دونوں ہی شامل تھے۔لیکن جنگِ آزادی کے بعد ہندو پھر انگریزوں کی چاپلوسی کرنے لگے اور جنگ کی ساری ذمہ داری مسلمانوں پر عائد کردی۔زمینداریاں اور نوابیاں ختم کردی گئیں۔ملازمتوں سے برطرف کردیا گیا۔ بے تحاشہ مسلمانوں کو پھانسیاں دی گئیں اور کچھ تعداد میں لوگوں کو باغی کہہ کر قیدی کر دیا گیا۔ایسے میں سر سید احمد خان کی حکمتِ عملی نے مسلمانوں کو ختم ہونے سے بچالیا۔اور مسلمانوں کے دلوں میں آزادی کی شمع جلنے لگی۔انہیں مسلمانوں نے تحریکِ آزدی میں میں اہم کردار ادا کیا۔نہ صرف تمام ہندوستان کے لئے آزادی حاصل کی بلکہ اپنے لئے الگ وطن حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔آزادی کی اس جدوجہد میں مسلمانوں کو سر سید احمد خان،مولانا محمد علی جوہر،مولانا شوکت علی،علامہ اقبال اور قائد اعظم جیسے عظیم رہنما ملے۔

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

**سوال نمبر 7: کن حالات کے تحت اور کن مقاصد کے حصول کیلئے برصغیر کے مسلمانوں نے مسلم لیگ قائم کی؟تفصیل سے جواب تحریر کریں۔**

**جواب:** **مسلم لیگ کے قیام کی وجوہات:** 1857ء کی جنگ آزادی سے 1906ء تک نصف صدی کے دوران ایسے بے شمار سیاسی اور معاشرتی واقعات ہوئے جن کے نتیجے میں برصغیر میں بسنے والی تمام قوموں میں ایک عمومی بیداری کی لہر دوڑ گئی اور سیاسی شعور اجاگر ہونے لگا۔اس عرصے میں دو ایسے نمایاں واقعات بھی ہوئے جن کے نتیجے میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں قومی تشخص کا احساس نمایاں ہوا اور وہ الگ الگ قوموں کی حیثیت سے آزادی کی جنگ لڑنے کی تیاری کرنے لگے۔یہ دو واقعات درج ذیل تھے۔

ا۔ 1885ء میں آل انڈیا نیشنل کانگرس کا قیام۔

۲۔ 1906ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام۔

کانگریس کے قیام اور مسلمانوں کے حقوق کے بارے میں کانگرسی رہنماؤں کے منفی رویئے،تقسیم بنگال کے خلاف ہندوؤں کی شورش اور شملہ وفد کی کامیابی کے بعد مسلمان راہنماؤں میں بڑی شدت سے یہ احساس پیدا ہوا کہ ہندوستانی مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک الگ سیاسی پلیٹ فارم قائم کیا جائے جس کے ذریعے سے شملہ وفد کے مطالبات کو عملی جامہ بھی پہنایا جائے،چنانچہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرس کے اجلاس کے خاتمے پر 30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں ایک اجلاس ہوا جس کی صدارت نواب وقار الملک نے کی۔اس موقع پر نواب سلیم اللہ نے ایک قرارداد پیش کی جس میں مسلمانوں کے لئے ایک الگ سیاسی پارٹی کی بنیاد رکھنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔اس تجویز کی تائید حکیم اجمل خان،مولانا محمد علی اور مولانا ظفر علی خان نے کی۔اس نئی سیاسی پارٹی کا نام ''آل انڈیا مسلم لیگ'' رکھا گیا جس کے بنیادی اغراض ومقاصد مندرجہ ذیل تھے۔

**مسلم لیگ کے بنیادی اغراض ومقاصد:**

ا۔ حکومت برطانیہ کے لئے مسلمانوں میں وفاداری کے جذبات کو فروغ دینا اور حکومت کے متعلق ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا۔

۲۔ مسلمانوں کے سیاسی،مذہبی،اور معاشرتی حقوق کا تحفظ کرنا اور حکومت تک مسلمانوں کے مطالبات پہنچانے کا انتظام کرنا۔

۳۔ مسلمانوں میں دوسری قوموں کے خلاف جذبات کی حوصلہ شکنی کرنا اور غیر مسلموں کے ساتھ تعاون کی حدود کا تعین کرنا اور اختلافات کے خاتمے کے لئے جدوجہد کرنا۔

اس اجلاس میں جو دیگر فیصلے کئے گئے،ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- نواب وقار الملک کو آل انڈیا مسلم لیگ کا پہلا سیکرٹری منتخب کیا گیا۔
- نواب محسن الملک کو جائنٹ سیکرٹری مقرر کیا گیا۔
- نواب وقار الملک کی سربراہی میں ایک عبوری کمیٹی قائم کی گئی جسے مسلم لیگ کا دستور بنانے کا کام سونپا گیا چنانچہ مارچ 1908ء میں مسلم لیگ کا پہلا آئین تیار کیا گیا۔
- اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا صدر دفتر علی گڑھ میں قائم کیا جائے۔

مسلم لیگ کے مندرجہ بالا مقاصد ابتدائی نوعیت کے تھے جن میں بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ ساتھ تبدیلی آتی گئی اور مسلم لیگ نے ایک زیادہ عملی اور دار آمد پالیسی اختیار کرلی۔ابتداء میں مسلم لیگ حکومت سے وفاداری اور ہندو مسلم تعاون کے فروغ کی پالیسی پر قائم رہی لیکن مسلمانوں میں سیاسی شعور کی بیداری،ہندوؤں کی عدم تعاون اور برطانوی حکومت کے منفی رویئے کی وجہ سے مسلم لیگ کی وفاداری اور غیر مسلموں سے تعاون کی پالیسی زیادہ پائیدار نہ ثابت ہوسکی اور ایک آزاد اور خودمختار مملکت کے قیام کی کوششیں ان کا نظریہ بنتی گئیں۔یہاں تک کہ برصغیر میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی علیحدہ علیحدہ ریاستوں کے قیام کا خواب پورا ہوگیا اور 1947ء میں مملکت خداداد پاکستان وجود میں آ گئی۔

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

**سوال نمبر 8: ذیل میں دیئے گئے بیانات کے سامنے نشان لگا کر غلط اور درست کی نشاندہی کریں۔**

**جواب:**

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ | قائد اعظم مسلم لیگ کے پہلے صدر بنے۔ | (X) |
| 2۔ | شاہ ولی اللہ نے برصغیر کو دارالحرب قرار دیا تھا۔ | (X) |
| 3۔ | تحریک جہاد بالاکوٹ کے مقام پر نا کام ہوئی۔ | (✓) |
| 4۔ | برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کی ابتداء 1707ء سے ہوئی۔ | (✓) |
| 5۔ | نادر شاہ افغانستان کا بادشاہ تھا۔ | (X) |
| 6۔ | انگریزی فوج میں ہندوستانی سپاہی زیادہ اور انگریز سپاہی کم تھے۔ | (✓) |
| 7۔ | جنگ آزادی کا فوری سبب انگریز فوج کے زیر استعمال کارتوس تھے۔ | (✓) |

PAKSIGHTS.COM

| | | |
|---|---|---|
| 8۔ | بہادر شاہ ظفر پر غداری کا الزام لگا کر انہیں ملک بدر کیا گیا تھا۔ | (✓) |
| 9۔ | مشرقی بنگال کا مرکز ڈھاکہ شہر تھا۔ | (✓) |
| 10۔ | تحریک خلافت کی وجہ سے مسلمانوں میں سیاسی بیداری پیدا ہوئی۔ | (X) |
| 11۔ | 1935ء کے آئین کے تحت مرکز کو وسیع اختیارات کا مالک بنا دیا گیا تھا۔ | (X) |
| 12۔ | کانگریسی وزارتوں کے خاتمے پر مسلم لیگ نے یوم نجات منایا۔ | (✓) |

●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●

PAKSIGHTS.COM